سوال

اگر کوئی دعائیہ الفاظ ضعیف یا موضوع حدیث میں ہوں اوران میں کسی قسم کی شرعی قباحت بھی نہ ہو توکیا ہمارےلیے ان الفاظ کو مسنون سمجھے بغیر دعامیں شامل کرنا جائز ہے ؟

جواب

الحمدللہ

دعادو طرح کی ہوتی ہے :

پہلی قسم : ایسی دعاجو کسی وقت ، جگہ ، مخصوص عبادت ، معین تعدادیا فضیلت کے ساتھ شریعت میں بتلائی گئی ہے ، مثلاً : نمازمیں دعائے استفتاح ، بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا ، اوراسی طرح سوتے ہوئے پڑھی جانے والی دعائیں ، یا مسجد میں داخل ہونے کی دعا وغیرہ ۔

توان دعاؤں میں کسی ایسی دعا کوشامل کرنا جائز نہیں ہے جو شریعت میں ثابت نہیں ہیں ، اسی طرح ان دعاؤں کے قبول ہونے کےلیے یہ بھی شرط ہے کہ یہ دعائیں صرف اللہ تعالی کےلیے خالص ہوکرکی جائیں ، اسی طرح ان دعاؤں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اوراقتدابھی شرط ہے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :
"کوئی ایسا وردبنالینا جو شریعت میں نہیں ہے ، یاایسے ذکر کوسنت سمجھنا جو شریعت میں نہ ہو تواس سے منع کیا گیا ہے ، دوسری طرف شرعی طورپرثابت دعاؤں اوراذکار میں تمام کے تمام صحیح مقاصداوراہداف پورے حاصل کرنے کا سامان موجود ہے ، نیز شرعی اذکاراوردعاؤں کوچھوڑکرخودساختہ الفاظ وہی اپناتا ہے جو جاہل ہے یا افراط وتفریط کا شکار ہے ، یا شرعی حد سے تجاوزکرنے والا ہے ۔" ختم شد
"مجموع الفتاوی" (22/511)

علامہ معلمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ :
"اس شخص کا سودکتنے خسارے اورگھاٹے کا ہے جوکتاب اللہ یا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ثابت شدہ دعاؤں کویکسرچھوڑدیتا ہے اورایسی روایات کے پیچھے لگ جاتا ہے جوخودساختہ ہیں ، اورانہیں بڑی پابندی سے پڑھتا ہے؛کیا یہ ظلم اورزیادتی نہیں ہے ؟!" ختم شد
"العبادۃ" (524)

ہونا تو یہ چاہیے کہ مختلف اوقات اورحالات سے متعلق جودعائیں اوراذکار نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہیں انہی کی پابندی کی جائے ۔

یہی وجہ ہے کہ متعددابل علم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ دعائیں جمع کردی ہیں تاکہ لوگوں کی ان تک رسائی آسان ہوجائے اوروہ غیرثابت شدہ ، خودساختہ بدعتی دعاؤں سے بچ جائیں ۔

جیسے کہ امام طبرانی رحمہ اللہ اپنی کتاب : "الدعاء" کے مقدمے میں (صفحہ : 22) پرلکھتے ہیں کہ :
"میں نے یہ کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام دعاؤں کوجمع کرنے کےلئے لکھی ہے ، اس کام کےلئے مجھے اس چیز نے ابھاراکہ میں نے بہت سے لوگوں کودیکھا کہ وہ مسجع

دعاؤں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں، کچھ لوگ قصہ گو لوگوں کی بنائی ہوئی سال کے ہر دن کےلئے مخصوص دعاؤں پر دھیان دے رہے ہیں یہ سب کی سب دعائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے منقول نہیں ہیں بلکہ کسی صحابی سے بھی نہیں ملتیں، یہاں تک کہ کسی تابعی سے بھی منقول نہیں ہیں، پھر مزید برآں یہ بھی کہ دعا میں سجع کلامی اور حد سے تجاوز کرنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے مکروہ گردانا ہے، ان سب چیزوں کو دیکھتے ہوئے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے منقول دعاؤں کو ان کی اسانید کے ساتھ اپنی اس تالیف میں جمع کر دیا ہے۔" ختم شد

دوسری قسم: دعا کی یہ قسم دعائے مطلق کہلاتی ہے، اس سے مراد وہ دعائیں ہیں جو انسان ایسے حالات اور اوقات میں مانگتے ہیں جہاں پر شریعت میں معین کردہ کوئی دعا وارد نہیں ہے، مثلاً: رات کی آخری تہائی یا دیگر قبولیت کے اوقات میں دعا کرنا۔

تو اس قسم کی دعاؤں کےلئے شریعت کی طرف سے دعا کے الفاظ کی کوئی قید نہیں ہے، بلکہ یہ ہر دعا کرنے والے کے اختیار میں ہے، انسان اللہ تعالی سے اپنی ضرورت اور حاجت پوری کرنے کی دعا کرے، اس قسم کی دعاؤں میں نیک لوگوں کے دعائیہ الفاظ سے استفادہ کر سکتا ہے، اسی طرح جن بعض ضعیف احادیث میں دعائیہ الفاظ آئے ہیں انہیں بھی اپنی دعا میں استعمال کر سکتا ہے؛ کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ ان میں جامع الفاظ پر مشتمل دعا ہو، یا اسی طرح اللہ تعالی کی بہترین انداز میں حمد و ثنا ہو، یا مسلمان کے دل کو موہ لینے والے الفاظ اس میں شامل ہوں، تاہم اس کےلئے یہ شرط ہے کہ دعائیہ الفاظ میں کوئی خرابی نہ ہو، نہ ہی ان الفاظ کےلئے کوئی فضیلت ذہن میں رکھے، اور نہ ہی ان الفاظ کو اپنی دعا کا لازمی حصہ بنائے، چنانچہ اگر کوئی شخص کبھی کبھار ان الفاظ کے ذریعے دعا مانگے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ اگر ان الفاظ کو پابندی سے اپنی دعا کا حصہ بناتا ہے تو یہ انہیں سنت کا مقام دینے کے مترادف ہو گا۔

واللہ اعلم